ٹیکسی یا رکشے والوں کا کرایہ طے نہ کرنا کیسا؟

تاریخ:10-02-2024 ریفرینس نمبر:IEC-0151

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہمارے یہاں ٹیکسی یا رکشہ والے بعض لوگ اس طرح کرایہ طے کرتے ہیں کہ جو مناسب ہو دے دینا یا جو مرضی ہو، خوشی سے دے دینا، ایسا کرنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

شرعی اُصولوں کے مطابق عقدِ اجارہ میں اُجرت معلوم ہونا شرط ہے۔ اُجرت میں جہالت ہونے کی صورت میں کیا گیا اِجارہ، فاسد ہے۔ اور اجارہ فاسدہ کا حکم یہ ہے کہ منفعت حاصل ہونے کی صورت میں اُجرتِ مثل دینا واجب ہے۔ پوچھی گئی صورت میں ٹیکسی یا رکشہ والوں کا اس طرح کرایہ طے کرنا کہ "جو مناسب ہو دے دینا یا جو مرضی ہو، خوشی سے دے دینا" جائز نہیں، بلکہ اُجرت مجہول ہونے کی وجہ سے یہ اجارہ فاسد ہے جس میں اجرت مثل دینا واجب ہے۔ یعنی وہاں کے لوگ اتنے سفر کا جتنا معاوضہ عام طور پر دیتے ہیں وہ دینا لازم ہے۔ یہ اجرت اگرچہ حلال ہے لیکن اس طرح عقد کرنا، گناہ ہے جس سے توبہ کرنا اور آئندہ اس سے بچنا لازم ہے۔

اجارہ فاسدہ کے حکم سے متعلق دُرِ مختار میں ہے: "(حکم الاول) وھو الفاسد (وجوب اجر المثل بالاستعمال)" یعنی: اجارہ فاسدہ کا حکم یہ ہے کہ استعمال کرنے کی صورت میں اُجرتِ مثل واجب ہو گی۔

(درمختار مع ردالمحتار، جلد9، صفحہ75، مطبوعہ کوئٹہ)

اجارہ کے شرعاً درست ہونے کی شرائط میں سے ایک یہ ہے کہ اُجرت معلوم ہو جیسا کہ مجلۃ الاحکام العدلیہ میں ہے: "یشترط ان تکون الاجرۃ معلومۃ" یعنی: صحتِ اجارہ کی ایک شرط یہ ہے کہ اُجرت معلوم ہو۔

(مجلۃ الاحکام العدلیہ، صفحہ86، مطبوعہ کراچی)

اجارہ فاسدہ سے متعلق سیدی اعلی حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ فتاوی رضویہ شریف

میں تحریر فرماتے ہیں: ”اجارہ فاسدہ میں بھی بعد استیفائے منفعت اُجرت، کہ یہاں وہی اجر مثل ہے، واجب ہو جاتی ہے۔۔۔۔اس ملک میں خبث بھی نہیں ہوتا، اجیر کے لئے طیب ہوتی ہے اگرچہ اصل عقد گناہ وفاسد تھا۔“
(فتاوی رضویہ، جلد 19، صفحہ 535، رضافاؤنڈیشن لاہور)

اُجرت طے نہ کرنے سے بھی اجارہ فاسد ہو جاتا ہے جیسا کہ صدرُ الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: ”جہالت سے اجارہ فاسد ہو جاتا ہے۔ اس کی چند صورتیں ہیں: جو چیز اُجرت پر دی جائے وہ مجہول ہو یا منفعت کی مقدار مجہول ہو یعنی مدت بیان میں نہیں آئی مثلاً مکان کتنے دنوں کے لیے کرایہ پر دیا یا اُجرت مجہول ہو یعنی یہ نہیں بیان کیا کہ کرایہ کیا ہوگا۔“
(بہارِ شریعت جلد 3، صفحہ 141، مکتبۃ المدینہ کراچی)

اجارہ فاسدہ کا حکم بیان کرتے ہوئے صدرُ الشریعہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: ”اجارہ فاسدہ کا حکم یہ ہے کہ اس استعمال کرنے پر اُجرت مثل لازم ہوگی اور اس میں تین صورتیں ہیں: اگر اُجرت مقرر ہی نہیں ہوئی یا جو مقرر ہوئی معلوم نہیں، ان دونوں صورتوں میں جو کچھ اُجرت مثل ہو دینی ہوگی۔“
(بہارِ شریعت جلد 2، صفحہ 141، مکتبۃ المدینہ کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

29 رجب المرجب 1445ھ/10 فروری 2024ء

نوٹ: مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت اور مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ اور مرکز الاقتصاد الاسلامی کے فیس بک پیج islamicEconomicsCentre سے کی جاسکتی ہے۔
دار الافتاء اہل سنت ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net | مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ www.iecdawateislami.com

ایڈریس: فیضان پلاٹ نزد حنفیہ مجاہدین مسجد متصل عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ
Email:appointment@iecdawateislami.com